بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

مصلح موعود نمبر

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۳ محرم ۱۳۹۳ھ / ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش / ۱۷ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۸

مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت کے الہامی الفاظ

"اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا، وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وُہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحقّ والعلاء کانّ اللّٰہ نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پبلشر: مسعود احمد کو پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود میں مضمر

ایک دوہری بشارت

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی عظیم الشان پیشگوئی جو عرفِ عام میں "پیشگوئی مصلح موعودؓ" کے نام سے موسوم ہے بادی النظر میں تو صرف ایک ہی پیشگوئی پر مشتمل نظر آتی ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ اپنی ذات میں بیشمار پیشگوئیوں کا مجموعہ اور عجیب در عجیب اسرارِ خداوندی کا خزینہ ہے۔ اس پیشگوئی کی الہامی عبارت کے ایک ایک جملہ میں متعدد آسمانی بشارتیں اور خدائے علّام الغیوب کے بے شمار بھید پوشیدہ ہیں۔ بظاہر تو اس کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک اولو العزم فرزندِ موعود کی ولادتِ باسعادت اور غلبۂ اسلام کے حق میں اُس کے انقلاب انگیز کارناموں کی بشارت دی گئی تھی لیکن فی الاصل یہ ایک ایسی ہمہ گیر اور دُوررس نتائج کی حامل پیشگوئی ہے جو صرف اولو العزم فرزندِ موعود کی ولادت اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلابِ عظیم تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کے جملہ عملی پہلوؤں پر حاوی ہے۔

جہاں تک اس پیشگوئی میں بیان کردہ فرزندِ موعود کی علامات اور اس کی رفیع الشان صفات کا تعلق ہے یہ جملہ علامات اور صفات بدرجۂ اتم سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجودِ باجود میں نہایت شان اور آب و تاب سے پوری ہو گئیں حتیٰ کہ ایک دنیا نے آپ کے وجود میں ان کے پورا ہونے کی گواہی دی۔ کوئی ایک علامت اور صفت بھی ایسی نہیں جو آپ کی ذات میں پوری نہ ہوئی ہو۔ اس لئے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی عظیم الشان پیشگوئی کے اصل اور حقیقی مصداق آپ ہی ہیں۔ آپ ہی ہیں جو قدرت اور رحمت اور قربت اور فضل اور احسان کا نشان تھے اور بحمد اللہ تعالیٰ عملاً آپ ہی فتح و ظفر کی کلید ثابت ہوئے، آپ ہی کو خدا نے صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت بنایا، آپ ہی کلمۃ اللہ تھے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے آپ کو اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا، آپ ہی سخت ذہین و فہیم اور دل کے حلیم تھے اور آپ ہی کو علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا، آپ ہی نے حسبِ پیشگوئی کئی لحاظ سے تین کو چار کر دکھایا، آپ ہی فرزندِ دلبند گرامی ارجمند، مظہر الاوّل والآخر، مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء کے مصداق ٹھہرے، آپ کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوا، آپ ہی وہ سراپا نور تھے جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا، آپ ہی میں خدا نے اپنی رُوح ڈالی، آپ کے سر پہ خدا کا سایہ تھا اور آپ جلد جلد بڑھے اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔ آپ ہی نے اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کیا، آپ ہی کے ذریعہ انہوں نے جو زندگی کے خواہاں تھے موت کے پنجہ سے نجات پائی اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے تھے باہر آئے، آپ ہی نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی عالمگیر مہم کا عملاً آغاز کر کے اور اسے کامیابی سے پروان چڑھا کر زمین کے کناروں تک شہرت پائی اور قوموں نے آپ سے برکت حاصل کی، آپ ہی کے ذریعہ خاص اس زمانہ میں دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر اس طرح ظاہر ہوا کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آیا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ نکلا، آپ ہی کے ذریعہ اُنہیں جو خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلعم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے تھے ایک کھلی نشانی ملی اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوئے بغیر نہ رہی، آپ جب یہ سب کام سرانجام دے چکے تو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف آپ ہی اُٹھائے گئے اور وہ اس طرح کہ خدا نے ایک سچے خواب اور الہام کے ذریعہ آسمانی تصدیق کے رنگ میں آپ پر منکشف فرمایا کہ آپ ہی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مصداق اور مصلح موعود ہیں چنانچہ خدائی حکم کے ماتحت آپ ہی نے جگہ جگہ خصوصی جلسے منعقد کر کے اپنے مصلح موعود ہونے کا بار بار اعلان فرمایا۔ الغرض یہ عظیم الشان پیشگوئی آپ کے وجود باجود میں اس شان سے پوری ہوئی کہ بجز تعصب سے کام لینے والوں کے کسی کیلئے انکار کی گنجائش نہ رہی۔

ہر چند کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجودِ باجود میں بہ تمام و کمال پوری ہو چکی ہے تاہم اسکے الہامی الفاظ میں بعض پوشیدہ اسرار ایسے ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ برابر ظاہر ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے چلے جائیں گے۔ انہیں میں سے ایک سِرّ وہ ہے جو پیشگوئی کے الہامی الفاظ کے اس فقرہ میں پوشیدہ تھا کہ:-

"نور آتا ہے نور جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"

اور جو عملاً خاص اس زمانہ میں ظاہر ہو کر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا ہے۔

وہ سِرّ اور بھید یہ ہے کہ پیشگوئی کے اس جملہ ـــ "نور آتا ہے نور" ـــ میں نُور کا لفظ بہ تکرار یعنی دو دفعہ آیا ہے۔ جملہ کے اوّل میں بھی نور کا لفظ ہے اور آخر میں بھی "نور" ہی کا لفظ آتا ہے ـــ اللہ تعالیٰ یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ـــ نور آتا ہے جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ـــ لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ نُور کے لفظ کو بہ تکرار لانے میں ضرور کوئی حکمت پوشیدہ تھی۔ الہامِ الٰہی میں اس تکرار کا مقصد محض عبارت آرائی نہیں ہو سکتا۔ دراصل نور کے لفظ کو بہ تکرار لا کر ظاہر کرنا یہ مقصود تھا کہ مصلح موعود تو مجسم نور ہو گا ہی لیکن اس کے زمانہ سے متصل ایک اور نور بھی ظاہر کیا جائے گا۔ سو گویا اس میں یکے بعد دیگرے دو نوروں کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی مضمر تھی یعنی یہ جملہ ایک تو عظیم الشان صفات والے اولو العزم فرزندِ موعود کے ظاہر ہونے اور معاً بعد غیر معمولی صفات کے حامل ایک نافلۂ موعود کے ظاہر ہونے کی دوہری بشارت پر مشتمل تھا۔

اس کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اور الہامات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۰۶ء حضور علیہ السلام کو درج ذیل الہام ہوا جو دراصل حضورؑ کی ایک دعا پر مشتمل تھا:- "رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ" (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۶۲۳)

یعنی اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا جو محیطِ کُل ہوں۔

اس کے ساتھ ہی اس دعا کی قبولیت کی بشارت پر مشتمل یہ الہام بھی ہوا:-

"وَاِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ" (تذکرہ طبع سوم ص ۶۲۳)

یعنی آسمان سے ایک ایسا امر اُترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دیگا۔

پھر ساتھ ہی ایک اور الہام بھی ہوا جو آسمان سے اُترنے والے امر کی وضاحت پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہے کہ:- "دو نشان ظاہر ہوں گے" (تذکرہ طبع سوم ص ۶۲۳)

ان تینوں الہامات سے جو ایک ہی وقت میں ہوئے صاف عیاں ہے کہ انوارِ الٰہی کے ظہور کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں دو نشان ظاہر ہوں گے یعنی ایک فرزندِ موعود کے ظہور کا نشان اور دوسرا نافلۂ موعود کے ظہور کا نشان اور یہ دونوں الٰہی نور سے منور ہوں گے اور اسی حقیقت کی طرف ـــ "نور آتا ہے نور" ـــ کے الہامی جملہ میں "نور" کے لفظ کو بہ تکرار لا کر اشارہ کیا گیا ہے۔

چنانچہ ہم اس امر کے عینی شاہد ہیں کہ حسبِ پیشگوئی ایسا ہی ظہور میں آیا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کا ایک الہامی نام "ناصر الدین" بتایا گیا (تذکرہ طبع سوم ص ۶۲۶) وہاں خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ایک ناصرِ دین فرزند کی بشارت ملی (المبشرات ص ۱۴۴)۔ اور پھر وہ ناصرِ دین فرزندِ موعود (حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ) خواب میں اس حال میں دکھایا گیا کہ اسے بھی خدائی نور سے معمور کیا گیا ہے (الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء) ہمیں صاف اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ "مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ" (النور آیت ۳۶) کے تحت حضرت حافظ مرزا ناصر احمد کو بھی خلافت کے رفیع الشان منصب پر فائز کیا جائے گا اور آپ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی حیثیت سے حضرت مصلح موعودؓ ہی کی طرح دین کی نصرت کا فریضہ نہایت عظیم الشان طریق پر ادا کر دکھائیں گے یعنی حضرت مصلح موعودؓ نے غلبۂ اسلام کی جس آسمانی مہم کو زمین کے کناروں تک وسیع کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ آپ اُس مہم کو نئی سے نئی کامیابیوں سے ہمکنار کر کے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا کارنامہ اُسی شان سے سرانجام دیں گے اور خود آپ کے مصلح موعود کی بعض صفات کے حامل ہونے کی وجہ سے آپ کا زمانہ بھی دراصل مصلح موعود ہی کا زمانہ شمار ہوگا۔ یہ سب کچھ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دیکھ رہے ہیں ـــ یہ دراصل پیشگوئی مصلح موعود ہی کے پوشیدہ اسرار میں سے ایک سِرّ تھا جو اپنے وقت پر ظاہر ہو کر ہمارے لئے غیر معمولی رنگ میں ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا اور ہوتا چلا آ رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

عظیم الشان نشانِ آسمانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعے انوارِ الٰہی بارش کی طرح نازل ہوتے رہے

علومِ ظاہری و باطنی کا وسیع و عریض دریا آپؓ کے فیض رساں وجود سے جاری ہوا

کلامِ الٰہی کے معارف و نکات ابرِ نیساں کے رنگ میں آپؓ پر برستے رہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۱۹۶۵ء کے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جو نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی اس کے ایک حصہ کا ملخص افادہ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے باقی تمام خواص اس کے گرد گھومتے ہیں اور گزشتہ باون برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے۔ کہ انوارِ الٰہی بارش کی طرح حضور کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے ہم نے آپ کی ہر حرکت اور سکون میں خدا تعالیٰ کا نور دیکھا آپ کے ذریعہ بہت سے اخبار غیبیہ ظاہر ہوئے۔ روحانی علوم و معارف کا اظہار ہوا۔ آپ کے اخلاق فاضلہ سے اور آپ کے فیض صحبت سے ہم نے بہت سی روحانی برکات حاصل کیں۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا۔ جو ۱۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہمارے افق پر طلوع ہوا۔ اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں دوسری اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ

"وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

یہ اس لئے "کہ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

سو ہم میں سے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت کے فیض سے علم الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف آپ پر کھلنے لگے۔ اور دقیق معارف ابرِ نیساں کے رنگ میں برسنے لگے۔

تفسیر کبیر اور دیگر کتب تفسیر میں آپ نے جو اچھوتے علوم معارف بیان فرمائے وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں جو یقیناً خارق عادت ہیں اور جن کا مقابلہ کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ آپ کو اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو قوتیں بخشی گئی تھیں ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا۔ مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کرتا۔

علوم ظاہری و باطنی کا وسیع و عریض دریا آپ کے فیض رساں وجود سے جاری ہوا۔ ....

حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن مجید کی تفسیر کے طور پر جو تالیفات فرمائیں وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ حضور نے روحانیات۔ اخلاق۔ سیرۃ اور سوانح۔ فقہ۔ سیاسیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کی میزان ۲۲۵ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ پھر کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم بھی ضروری تھے۔ سو اس کی طرف بھی آپ نے خاص توجہ فرمائی ....

پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے" قرآنی محاورہ میں روح اس کلام الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ یہ مرتبہ عالیہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا.... حضورؓ کے رؤیائے صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد اور الہامات کی تعداد ۱۰۸ ہے"

(الفضل ۲۲ فروری ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر

(محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے)

پس منظر سے مراد وہ اسباب و عوامل ہیں جو اس پیشگوئی کے محرک ہوتے اس سلسلہ میں دو سوال پیدا ہوتے ہیں

۱۔ کیا یہ ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کسی بیٹے کے متعلق اس کے عظیم المرتبت ہونے کے سلسلہ میں کوئی پیشگوئی کرتے؟ اس کی خاص وجہ کیا تھی؟

۲۔ پھر یہ پیشگوئی ۱۸۸۶ء میں کیوں کی گئی؟ کیا اس تعیین سال میں کوئی خصوصیت ہے؟

(۱)

جہاں تک یہ امر ہے کہ ایک عظیم الشان نشان کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بیٹے کو چنا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء سابقہ کی اس سلسلہ میں پہلے سے پیشگوئیاں چلی آرہی تھیں۔ مثلاً یہود کی کتاب طالمود میں مسیح کی آمد کے سلسلے میں یہ پیشگوئی مذکور ہے کہ:۔

THEN THE MESSIAH SHALL DIE AND THE KINGDOM SHALL TRANSCEND TO HIS SON AND GRAND-SON"

یعنی اس کے بعد مسیح موعود (علیہ السلام) وفات پائیں گے اور ان کے بعد ان کے ایک بیٹے اور پوتے آسمانی بادشاہت کے وارث ہوں گے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی موجود تھی کہ

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ

(مشکوٰۃ باب نزول المسیح ص ۴۸)

کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور انہیں ایک عظیم الشان بیٹا دیا جائے گا۔

اسی طرح امت کے جلیل القدر مُلہم حضرت نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی مسیح موعود اور ان کے ایک عظیم المرتبت بیٹے کے متعلق تھی۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد صدی سیزدھم کے خاص رفیق حضرت شاہ اسماعیل صاحب شہید کی کتاب "الاربعین فی احوال المہدیین" میں جو مصری گنج کلکتہ سے ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ بمطابق ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء طبع ہوئی۔ حضرت نعمت اللہ صاحب ولی کی یہ پیشگوئی اس طرح درج ہے کہ :۔

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
(ا۔ح۔م۔د) می خوانم
نام آں نامدار مے بینم
مہدیٔ وقت و عیسیٔ دوراں
ہر دو را شاہسوار مے بینم

یعنی مسیح موعود (علیہ السلام) کے بعد ان کا بیٹا ان کی یادگار ہوگا۔ آنے والے مسیح موعود کا نام احمد ہوگا وہ مسیح دوراں اور مہدی معہود دونوں حیثیتوں کا حامل ہوگا۔

اس کے علاوہ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ جب سورۃ جمعہ کی آیت وَ آخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کا نزول ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ یہ کونسی دوسری قوم ہے جس میں آپ دوبارہ (بروزی طور پر) تشریف لائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی صحابی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی معلق ہو گیا تو ان لوگوں میں سے ایک مرد کامل اسے واپس لے آئیگا۔

ایک روایت میں رَجُلٌ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں رِجَالٌ کے الفاظ ہیں یعنی ایمان کو ثریا سے واپس لانے والے کئی مرد ہوں گے جو فارسی النسل ہوں گے۔ (دیکھیں بخاری۔ کتاب التفسیر سورۃ جمعہ ص ۷۲۷ و مسلم ص ۱۷۱)

اس سے بھی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کے بیٹے اور پوتے کی عظیم الشان خدمتوں کی طرف اشارہ ملتا ہے

(۲)

اب ہم دوسرے امر کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام سے اس عظیم المرتبت بیٹے کی پیشگوئی کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۶ء کا سال کیوں چنا سو اس کی تفصیل یہ ہے:۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ

(السجدۃ رکوع ۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے امر اسلام کو اپنی تدبیر کے ذریعہ آسمان سے زمین پر قائم کردیگا پھر وہ اس کی طرف ایک ایسی مدت میں جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ہزار سال ہوگی اس کی طرف چڑھتا چلا جائے گا یعنی زمین سے اسلام کا اثر و نفوذ کم ہوتا چلا جائے گا۔

پہلی تین صدیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون قرار دیا ہے جن میں زمین پر ہدایت کا غلبہ ہوگا۔ یہ ہزار سال جن میں امر اسلام اور ہدایت خداوندی کا اپنی حقیقت کے لحاظ سے بتدریج آسمان کی طرف چلے جانا مقدر تھا ابتدائی تین صدیوں کے بعد والے ہی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح اس مدت کا اختتام جس کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی داغ بیل ڈالی جانی والی تھی ۱۰۰۰ + ۳۰۰ = ۱۳۰۰ بنتی ہے پھر ۱۳۰۰ ہجری سالوں کو اگر شمسی سالوں میں تبدیل کریں تو ۱۲۶۴ سن ہجری بنتا ہے۔ اس میں ۶۲۲ سال جمع کریں کیونکہ ۶۲۲ء میں ہجرت ہوئی تھی تو ۱۲۶۴ + ۶۲۲ = ۱۸۸۶ء کا سن نکل آتا ہے۔ چنانچہ یہی وہ سال ہے جس میں آنے والے موعود مہدی معہود علیہ السلام کو اسلام کی دوسری عظیم فتح اور اس کی تفاصیل کے متعلق اس پیشگوئی کے ذریعہ خبر دی گئی نیز یہ کہ اس الٰہی پروگرام میں ایک بنیادی عظیم وجود۔ حضور علیہ السلام کا ایک موعود لڑکا ہوگا جو ۹ سال کے اندر (۱۸۸۶ سے ۹ سال) پیدا ہوگا۔

چنانچہ اس سلسلہ میں خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"۱۸۸۶ء اس طور پر بنتا ہے کہ ۱۳۰۰ ہجری سالوں کو شمسی سالوں میں تبدیل کیا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ۶۲۲ء میں ہوئی اور ۱۳۰۰ ہجری سالوں کے شمسی سال ۱۲۶۴ بنتے ہیں جب ان دونوں کو ملایا جائے تو ۱۸۸۶ ہوتے ہیں۔ یا کسور کو نکال دیا جائے تو ۱۸۸۵ اور ۱۸۸۶ء ہی وہ سال تھا کہ جب بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی فتح کا علم دیا گیا اور آپ کے ذریعہ سے ایک سلسلہ کی جو اسلام کی بنیاد کو مضبوط کرنے والا ہوگا خبر دی گئی اور یہ اطلاع بھی دی گئی کہ آپ کی نسل سے ایک ایسا لڑکا بھی پیدا ہوگا جو ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا جس کے ذریعہ سے اسلام کی شہرت دنیا کے کناروں تک پہنچے گی اور وہ لڑکا اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق یہ راقم السطور ہی ہے جس کی خبر ۱۸۸۶ء کے شروع ہی میں دی گئی جو قرآنی پیشگوئی کی مصدق اور اسکو پورا کرنے والی ہے۔ واللہ غنی لَا یُسْئَلُ عَنْہُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ" (تفسیر کبیر جلد ... ص ۱۹۲)

(۳)

اس پیشگوئی کا تیسرا پس منظر یہ ہے کہ مارچ ۱۸۸۵ء میں حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں اسلام کی تائید کے لئے اپنے مامور اور مثیل مسیح ناصری علیہ السلام ہونے کا تذکرہ تھا۔ (تبلیغ رسالت جلد ۱ ص ۱۱)

اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے مذاہب عالم کے جملہ لیڈروں کو دعوت دی کہ وہ طالب صادق بن کر ایک سال تک آپ کے پاس آکر قیام کریں اور اپنی آنکھوں سے دین اسلام کے زندہ نشان دیکھیں۔ بصورت دیگر اگر نشان نہ دکھلایا گیا تو انہیں دوصد روپے ماہوار ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔ (تبلیغ رسالت ص ۱۲)

حضور علیہ السلام نے یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں چھپوائے اور یورپ اور امریکہ کے لیڈروں مدبروں اور مصنفوں کو بھجوائے۔ اغلباً ۱۸۸۵ء میں قادیان کے دس ہندوؤں اور آریوں نے ایک اشتہار کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے متذکرہ بالا اشتہار کا حوالہ دیکر حضور علیہ السلام سے نشان دکھلانے کا مطالبہ کیا۔ اُن کے اشتہار کا عنوان ہے "ساہوکاران و دیگر ہندو صاحبان قادیان کا خط بنام مرزا صاحب"۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ:۔

(باقی صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصلح موعودؓ

(۱)

آرزوئے سینۂ ہستی! مُرادِ روزگار!
وقت کو تھا عہدِ پارینہ سے تیرا انتظار

دُور کا تیرا سفر تھا دیر سے آیا ہے تُو
موجبِ نازِ رسولاں تھا تیرا دَورِ بہار

تجھ پہ ماہ و سال کے پردے تھے صدیوں کے حجاب
مُدّتوں تیرا جمالِ رُخ رہا نا آشکار

جب گزرتی ہے ہزاروں مرحلوں سے اِرتقا
خاک کے ذرّوں سے ہوتی ہے نمودِ لالہ زار

سال ہائے نور کے عرصے میں پاتا ہے نمو
برق پاروں کے دھوئیں سے ایک مہرِ زرنگار

منزلیں ہیں، کروڑیں ہیں، فاصلے ہیں وقت کے
لفظِ کُن سے تا وجودِ آدمِ نا پختہ کار

کون اندازہ کرے گا اُس مسافت کا جسے
قطع کرتی ہے تجلّی تا ضمیرِ نور بار

(۲)

مصلحِ موعود! نقّاشِ ازل کے شاہکار!
وقت کو تھا عہدِ پارینہ سے تیرا انتظار

کھول کر اہلِ نظر دیکھیں کتابِ طالمود
اُس کتابِ پاک میں مذکور ہے تیری نمود

یعنی جب رحلت مسیحِ پاک فرما جائیں گے
بادشاہت اُنکی، بیٹا اور پوتا پائیں گے

حضرتِ یحیٰی عقب تھے اِک بزرگِ ارضِ شام
ہم سخن اللہ سے اپنے زمانے کے امام

نام اُن کے شعر میں ہے مُصلحِ موعود کا
ذکرِ مہدی میں کیا ہے تذکرہ محمود کا

حضرتِ شاہ نعمت اللہ ایک مردِ باخدا
ہند کے بُتخانے میں تھے وہ نقیرِ لا اِلٰہ

اِک قصیدے میں لکھا ہے خُوب شعرِ دلنشیں
"یہ سخن منجانبِ حق ہے مُنجّم کا نہیں

جب گزر جائے گا دَورِ مہدیٔ گردوں وقار
دیکھتا ہوں اُس کا اِک فرزند اُس کی یادگار"

شاہِ یثرب جن پہ قرباں میری جانِ بیقرار
جن کے زیرِ آستاں رُوح الامیں سجدہ گزار

آپ نے اُمّت کو دی مہدی کے آنے کی خبر
یہ بھی فرمایا کہ بخشا جائیگا اُسکو پسر

اصل میں تھی یہ بشارت مُصلحِ موعود کی
صاحبِ اقبال عالی مرتبہ محمود کی

پیشگوئی عامیانہ بات کی حامل نہ تھی
عام لڑکے کی ولادت ذکر کے قابل نہ تھی

پیشگوئی خود دلیلِ عظمتِ موعود ہے
ورنہ خالی تذکرہ فرزند کا بے سُود ہے

(۳)

مُصلحِ اعظم! مسیحِ وقت کے دِل کی پُکار
وقت کو تھا عہدِ پارینہ سے تیرا انتظار

رفتہ رفتہ آگیا وہ وقت بھی انجام کار
جب ریاضِ دہر میں آنے کو تھی تیری بہار

جب ترے دِل کا شگوفہ جھُوم کر کھِلنے کو تھا
جب تجھے مولا سے نُورِ زندگی مِلنے کو تھا

وہ مسیحِ پاکؑ دردِ دیں سے زار و دردمند
وہ مسیحِ پاکؑ جن کو خلوتِ مولا پسند

قادیاں سے چل کے آئے جانبِ ہُشیارپُور
آرزومندِ تجلّی، مُضطرب، جویائے نُور

ریگ زاروں میں ہو جیسے رہروِ تنہا کو پیاس
نخلِ سایہ دار ہو کوئی نہ چشمہ آس پاس

اُس جگہ تھا شہر میں اِک آپکا خدمت گزار
اُس کے گھر میں آپ نے چلّہ کشی کی اختیار

حُکم تھا خلوت میں جلوت کا گزر ہونے نہ پائے
بند دروازہ رکھا جائے کوئی مِلنے نہ آئے

"ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہمزباں کوئی نہ ہو"
گوشۂ تنہائی میں رنگِ جہاں کوئی نہ ہو

دخل اندازِ سکوتِ مستقِل کوئی نہ ہو
گفتگوِ یارِ ازل سے ہے مُخل کوئی نہ ہو

رُوح تھی یارِ ازل کے آستانے پہ گداز
رات کے پچھلے پہر سجدوں میں تھا رازونیاز

بار بار اِک اِلتجا سی اشکبار آنکھوں میں تھی
دین کی آشفتہ حالی بیقرار آنکھوں میں تھی

(۴)

غیب سے آئی ندا ارشادِ ربّانی ہُوا
پونچھ ڈال اشکوں کو پیارے! ہم نے سُن لی اِلتجا

شاد ہو تجھ کو دیا جاتا ہے قُدرت کا نشاں
شانِ رحمت کی علامت، نازِ قُربت کا نشاں

شاد ہو تجھ کو دیا جاتا ہے احساں کا نشاں
تیرے گُلشن کے لئے یادِ بہاراں کا نشاں

تجھ کو بخشی جارہی ہے شادمانی کی کلید
نُصرت و فتح و ظفر کی کامرانی کی کلید

اے مظفّر اے مسیحِ کامراں تجھ پر سلام
تیرا نُورِ زندگی ہو جاوداں تجھ پر سلام

صاحبِ عرشِ مُعلّٰی نے خُدا نے یہ کہا
خالقِ کونین نے ربّ العُلا نے یہ کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تا وہ انساں جن کے دِل میں ہے تمنّائے حیات
موت کے سنگین پنجے سے وہ پا جائیں نجات

جو پڑے ہیں قبر کی تاریکیٔ خاموش میں
باہر آئیں آسمانوں کی کھُلی آغوش میں

تاکہ نادانوں پہ کھُل جائے شرف اسلام کا
تا نمایاں ہو کلام اللہ کا عالی مرتبہ

تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ بے باکانہ آئے
اور باطل چہرۂ منحوس لے کر بھاگ جائے

تا زمانہ جان جائے قادرِ مطلق ہُوں مَیں
فاطرِ ہستی ہُوں مَیں جاہ و جلالِ حق ہُوں مَیں

جو تغیّر چاہتا ہوں رُونما کرتا ہُوں مَیں
رنگ تصویرِ جہاں میں نو بنو بھرتا ہُوں مَیں

تا زمانے کو یقیں آئے مَیں تیرے ساتھ ہوں
تیرے چشم و گوش، تیرا نطق، تیرے ہاتھ ہوں

تا جو مُنکر ہیں خُدا کی ہستیٔ موجود کے
جو سمجھ سکتے نہیں اسرار ہست و بُود کے

جو خدا کے دین سے برگشتہ ہیں بے راہ ہیں
جو خدا کے دین کے تا زندگی بد خواہ ہیں

تا جو مُنکر ہیں خدا کی اُس کتابِ پاک سے
جس نے انسانوں کی پیشانی اٹھائی خاک سے

تا وُہ تیرہ چشم جو محرومیٔ انوار سے
مصطفےٰؐ کو دیکھتے ہیں دیدۂ انکار سے

اک کھُلا روشن نشاں اُن کو صداقت کا مِلے
راستی کی رہگزر، جادۂ ہدایت کا مِلے

مجرموں کی راہ ظاہر ہو فروغِ نُور سے
امتیازِ نُور و ظلمت ہو قریب و دُور سے

شاد ہو تجھ کو دِیا جاتا ہے رحمت کا نشاں
شاد ہو تجھ کو دِیا جاتا ہے قُدرت کا نشاں

اک وجیہہ و پاک لڑکا تجھ کو بخشا جائے گا
صاحبِ ادراک لڑکا تجھ کو بخشا جائے گا

اُس کا نخلِ زندگی پھُوٹے گا تیرے تُخم سے
اُسکے سائے میں سکوں پائیں گے خستہ قافلے

اُس کے پیکر میں مُقدّس رُوح پھُونکی جائے گی
اُس سے تاریکی خُدا کی روشنی کو پائے گی

وُہ مبارک ہے جو اوجِ آسماں سے آئے گا
جادۂ انجم سے راہِ کہکشاں سے آئے گا

نُور ہے اللہ کا، وُہ نُور ہے اللہ کا
پاک ہے وُہ رجس سے منصُور ہے اللہ کا

(۵)

یہ خدا کا پاک وعدہ تھا جو پُورا ہو گیا
مطلعِ ہستی پہ تیری زیست کا پرچم کھُلا

ساتھ تیرے فضل تھا، آیا ترے آنے کے ساتھ
تیرے شانے پر رکھا تھا رحمتِ یزداں کا ہاتھ

تیری ہستی میں تھی عظمت، تیرے جینے میں شکوہ
تیرے قدموں میں تھی دولت، تیرے زیرِ پا تھے کوہ

تیرے انفاسِ مسیحی کا ہے ادنےٰ معجزہ
سینکڑوں سالوں کے بیماروں نے پائی ہے شفا

تجھ کو بھیجا تھا خُدا کی رحمتِ غیُّور نے
آیت اللہ بنا کر آیۂ مجید سے

یہ مقدّر تھا کہ تُو ہو سخت دانا و فہیم
گلشنِ ہستی میں مانندِ صبا دِل کا حلیم

گفتگو میں ایک نکہت، بات میں موجِ شمیم
نُزہتِ تقریر یُوں جیسے شگوفوں میں نسیم

مرحبا بخشے گئے تجھ کو علومِ ظاہری
مرحبا کھولے گئے تجھ پر رموزِ باطنی

تین کو تُو نے کیا کس معنوی نسبت سے چار
یہ بھی ہے منجملۂ اسرارِ سِرِّ کردگار

اے خوشا روزِ دوشنبہ ساعتِ بختِ بلند
اے خوشا فرزندِ دلبندِ گرامی ارجمند

مظہرِ اوّل بھی تُو ہے مظہرِ آخر بھی تُو
گُم رہا یزداں میں تُو یزداں سے ہے ظاہر بھی تُو

مظہرِ حق بھی ہے تُو اور مظہرِ قُدرت بھی تُو
صِدق کی عظمت بھی تُو سچّائی کی رفعت بھی تُو

تیرا آنا عرش سے گویا خدا کا تھا نزول
خاک کے ذرّات پر نُورِ سما کا تھا نزول

تیرا آنا تھا مبارک اہلِ دنیا کے لئے
تیرا آنا تھا مبارک دوش و فردا کے لئے

تیرا آنا تھا جلالِ کبریائی کا ظہور
تیرے آنے سے ہوا شانِ خدائی کا ظہور

نُور تھا تُو نُور تھا کیا پُوچھنا اُس نُور کا
حق تعالیٰ کی رضا کے عطر سے ممسوح تھا

تجھ میں اپنی رُوح ڈالی تھی خدائے پاک نے
مرحبا کیا مرتبہ پایا تھا تیری خاک نے

تیرے سر پر سایۂ رحمان سایہ ریز تھا
اضطرابِ زندگی تیرا سکوں آمیز تھا

جلدی جلدی تُو بڑھا بڑھتا گیا بڑھتا گیا
تھا خدا کے ہاتھ تیری زندگی کا اِرتقا

بے نواؤں غمزدوں کی غمگساری تجھ سے تھی
جو اسیری میں تھے اُنکی رستگاری تجھ سے تھی

کیسے کیسے کارنامے تیری ہمّت نے کئے
تیری شہرت نے زمینوں کے کنارے چھُو لئے

نُور پھیلایا جہاں میں تیرے صبح و شام نے
تجھ سے پائیں برکتوں پر برکتیں اقوام نے

جب تری ہستی کا ہر مقصود پُورا ہو چکا
آسماں پر نقطۂ نفسی کی جانب تُو گیا

تیرا امرِ زندگی تھا آسماں کا فیصلہ
ٹل نہیں سکتا کبھی ربِّ جہاں کا فیصلہ

(رشید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مُصلح موعود کے چند ایمان افروز پہلو

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے عیسائی پادری اور آریہ پنڈت اسلام کے مٹانے کے لئے بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ سب حالات مسلمانوں کے خلاف تھے۔ . . . . حکومت عیسائیوں کی تھی۔ مالی اور علمی میدانوں میں ہندوؤں کا غلبہ تھا۔ مسلمان علماء باہم شدید چپقلش میں مبتلا تھے۔ عوام کی حالت بھی نہایت ابتر تھی۔ عملی اور اعتقادی خرابیوں کا دور دورہ تھا۔

مسلمانوں کی اس زبوں حالی اور دشمنانِ اسلام کی سخت یورش کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود کا دل سخت دردمند تھا۔ آپ بارگاہِ ایزدی میں پُر درد التجائیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دستگیری فرمائے اور اسلام کی عظمتِ رفتہ کو پھر سے قائم کرے۔ آپ نے فرمایا ہے ؎

این دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جانم بگداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

کہ ان دو باتوں سے میری جان گھل گئی ہے کہ دشمنانِ اسلام کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور دین کے مددگار ہر طرح سے کمزور اور قلیل ہیں۔ اسی دوران قادیان کے آریہ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ آپ جو دور دراز علاقوں میں اسلام کی برتری اور فضیلت کے اعلانات بھجواتے ہیں۔ ہمیں بھی کوئی نشان دکھائیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھ دیا کہ ہم نشان دیکھ کر اسلام کی صداقت کا اقرار کر لیں گے

یہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت سے تین چار سال پہلے کا تھا۔ براہین احمدیہ کی اشاعت کے باعث ملک میں اور اقوامِ عالم میں ایک چرچا برپا تھا۔ لوگوں میں تلاشِ حق اور جستجو کی تحریک جاری تھی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کے آریوں کی درخواست کو پسند فرمایا اور حضور اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھک گئے کہ وہ اس موقعہ پر خاص نشان ظاہر فرمائے آپ کو بتایا گیا کہ اس عقدہ کشائی کے لئے آپ سفر اختیار کریں اور خاص طور پر دعائیں کریں۔ آپ اوائل جنوری ۱۸۸۶ء میں قادیان سے جانب مشرق ہوشیار پور تشریف لے گئے اور ایک بالکل تنہا جگہ میں خلوت نشینی اختیار کر کے عاجزانہ دعائیں کیں آخر ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو آپ کو نہایت اہم بشارت دی گئی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک زندہ نشان، نشانِ رحمت اور عظیم برکتوں والے فرزند کی بشارت دی۔ چنانچہ آپ نے اسی روز ہوشیار پور سے اشتہار شائع فرمایا اور اس میں نہایت تحدی سے اس بشارت کو پیش کیا۔ حضور علیہ السلام نے مخالفین اسلام کو اس اشتہار میں چیلنج بھی کیا کہ اگر تم خدا کے کلام کے منکر ہو اور اس نشان کو نہیں مانتے تو تم اس کی مانند کوئی دعوےٰ پیش کرو۔

۱۸۸۶ء کا یہ زمانہ وہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص شہرت اور قبولیت نہ تھی نہ آپ کا ماموریت کا دعوےٰ تھا اور نہ ہی آپ کی کوئی جماعت تھی۔ البتہ براہین احمدیہ کے باعث بطور ایک خادمِ قرآن اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے لئے ہمدردانِ اسلام کے دلوں میں محبت و عظمت موجود تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس پیشگوئی کے شائع ہونے پر بہت چہ میگوئیاں ہوئیں بعض لوگوں نے کہا کہ محض بیٹے ہونے کو بغیر مدت مقرر کئے نشان کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواباً اعلان فرمایا کہ اس موعود فرزند کے لئے جو علامات خاصہ مقرر کی گئی ہیں ان کی موجودگی میں اس فرزند کا نشان ہونا ظاہر و باہر ہے پھر آپ نے باعلامِ الٰہی اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ موعود فرزند زیادہ سے زیادہ نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائیگا اور اپنے ظاہری و باطنی فیوض سے قدرت کا خاص نشان قرار پائیگا آپ نے یہ بھی تحدی فرمائی کہ اگر کوئی شخص انہی علامات خاصہ والے فرزند کو نشان نہیں سمجھتا تو وہ بھی ایسی پیشگوئی کر کے دکھائے پھر اسے معلوم ہو جائیگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیسا معاملہ کرتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام معاند اسلام نے یہ اشتہار دیا کہ آپ کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہ ہوگا بلکہ تین سال کے عرصہ میں آپ اور اس کا سارا کاروبار تباہ و برباد ہو جائیگا۔ (کلیات آریہ مسافر) اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی عملی شہادت یوں ظاہر ہوئی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو موعود فرزند پیدا ہو گیا۔ آپ نے اسی دن تکمیل تبلیغ نامی اشتہار میں اس موعود فرزند کے تولد کا اعلان فرمایا۔ نیز جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیادی شرائط کا بھی تذکرہ فرمایا۔ کتنا ایمان افروز یہ واقعہ ہے کہ دشمن تو خدا کی بات کے جھوٹا ہونے کا انتظار کر رہے تھے اور حضرت احمدؑ اور اس کے کاروبار کے نابود ہو جانے کی توقع رکھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو پیدا فرمایا اور سلسلہ احمدیہ کی اساس قائم کر دی۔ اس واقعہ میں اہل ایمان کے لئے عظیم نشان ہے۔

اگر غور کیا جائے تو مصلح موعود کا وجود باجود ایک نشان نہیں بلکہ آپ کے سب کارنامے، آپ کی زندگی کا ہر دن، آپ کی اشاعت اسلام کے لئے جدوجہد کا سلسلہ رہتی دنیا تک بے شمار ایمان افزا نشانات پر مشتمل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا وجود اور سلسلہ احمدیہ کا قیام دو توأم اور مسلسل نشان ہیں اور یہ آسمانی نشانوں کا ایک وسیع سمندر ہے کیونکہ حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے جن صفات خاصہ سے متصف قرار دیا ہے ان میں معارف قرآنی کا وسیع اور لامتناہی سلسلہ بھی ہے پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے فضل عمرؓ قرار دے کر آپ کی خلافت کی بشارت دی اور آپ کے دوسرے خلیفہ مقرر ہونے کی خبر دی۔ ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء سے ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء تک بھی مصلح موعود کا وجود نشان تھا مگر ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء کے بعد جب آپ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے تو ہر دن وسیع نشانوں پر حاوی نظر آتا ہے۔ مارچ ۱۹۱۴ء سے نومبر ۱۹۶۵ء تک کا ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک نشان ثابت ہوتی ہے جماعت احمدیہ کا قیام اور اکنافِ عالم میں اس کا انتشار خلافت ثانیہ کا ایک بنیادی کارنامہ ہے۔ ہر ملک کے حالات، جملہ مبلغین کی قربانیاں اور ان کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی نصرتوں کے نشانات سب درحقیقت اسی امتنانی رحمت کی شاخیں ہیں جس کا ذکر پیشگوئی مصلح موعود میں بنیادی طور پر موجود ہے

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے جملہ الفاظ نشانات ہیں اور اس پیشگوئی کے بعد سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اور سارے واقعات ایمان افروز نشانات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو پیشگوئی مصلح موعود اپنے ہر پہلو سے اور ہر زمانے کے لوگوں کے لئے ایمان افروز ہے۔ زادنا اللہ جمیعاً ایماناً وعرفاناً۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کے عالمی اثرات

(محترم مسعود احمد خان صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مشن اعلاء کلمۃ الحق اور اشاعتِ اسلام ہے اور یہی وہ پاک مقصد تھا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بزرگ و برتر بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر اپنی تائید اور نصرت کے لئے باری تعالیٰ سے ایک خاص نشان کے طالب ہوئے جیسا کہ خود اللہ جل شانہ' کی پاک وحی میں یہ ارشاد موجود ہے۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔۔ ۔۔۔۔۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے ۔۔۔۔۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ تھی تڑپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور جب اسکو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بپایۂ قبولیت جگہ دی تو آپکو مصلح موعود کی بشارت دی اور فرمایا:۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا اور وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا ۔۔۔۔۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا"۔ (ایضاً)

گویا دعا تو تھی اس امر کی کہ کسی طرح وہ لوگ جو حق سے اس قدر دور ہو گئے جس قدر مردہ زندگی سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لاکر حقیقی اور سرمدی زندگی حاصل کریں اور جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں آپؐ کی صداقت کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے والے بنیں اور دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ (قرآن مجید) کا مرتبہ روزِ روشن کی طرح ان پر عیاں ہو جائے اور جواب میں ایک لڑکے کی بشارت ملی۔ اب یہ لڑکا اسی صورت میں اور امور مذکورہ بالا کے لئے ایک آیت اللہ ثابت ہوگا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں ایک بنیادی کردار ادا کرے چنانچہ آئینہ کمالات اسلام میں مزید وضاحت کے ساتھ وحی الٰہی یوں مذکور ہے

"اور فضل اس کے آنے کے ساتھ آئے گا اور وہ نور ہے۔ اور مبارک اور پاک اور پاکیزوں میں سے ہے اور وہ برکتیں پھیلائے گا اور مخلوق کو پاکیزہ غذا انہیں دے گا اور دین حق کا مددگار ہوگا ۔۔۔۔ اور وہ میرے نشانوں میں سے ایک نشان اور میری تائیدوں کا علم ہوگا تا وہ لوگ جو جھٹلاتے ہیں جان لیں کہ میں اپنے کھلے فضل سے تیرے ساتھ ہوں ۔۔۔۔۔ وہ فہیم ذہین اور حسین ہوگا اور اس کا دل علم سے اور باطن حلم سے اور سینہ سلامتی سے بھرپور ہوگا اور اسے مسیحی نفس عطا کیا گیا اور روح امین سے برکت دیا گیا ہوگا"۔

(ترجمہ از عربی آئینہ کمالات اسلام)
بحوالہ تذکرہ

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کو اگر بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جو کام آنحضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سرانجام دئے ہیں وہ آپؐ کے مثیل مسیح موعود اور مہدی معہود کے لئے بھی مقدر تھے۔ قرآن مجید کی سورۃ جمعہ میں فرمایا

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ
رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ
اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ۔

یعنی وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص رسول بنا کر بھیجا۔ جو ان کو خدا کی آیات سناتا ہے ان کو پاک کرتا ہے ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیین میں یہ چار کام احسن طور سرانجام دیئے۔

(۱) یتلوا علیہم آیاتہ یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات ان کو سنائیں (۲) یزکیھم ان کا تزکیہ نفس کیا (۳) ویعلمھم الکتاب ان کو کتاب کا علم دیا (۴) والحکمۃ اور حکمت بھی ان کو سکھائی۔ اور پھر فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور اس کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے نہیں ملی۔ یہاں بفحوائے حدیث شریف کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل او رجال من ھؤلاء کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائیگا تو کچھ لوگ ان (یعنی فارسی النسل لوگوں) میں سے اس کو واپس لے آئیں گے آخرین سے مراد مسیح موعود کی جماعت ہے اور مسیح موعود کا آنا در حقیقت بپیرایہ جدید خود نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ہے اور اس نے بھی وہی کام انجام دینے ہوں گے۔ جو اس آیت کریمہ کے مطابق حضور مقبول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے گئے ہیں۔ تو پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا مصلح موعود آپ کی تائید کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو اسکو بھی انہی کاموں کی تکمیل کرنا ہوگی جو آخری زمانہ میں مسیح موعود سے متعلق ہیں۔ چنانچہ الہام الٰہی بھی اس امر پر شاہد ہے۔ فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں" (اشتہار ۲۰ فروری)

یعنی مصلح موعود کا آنا تلاوت آیات ہی کی طرح ہوگا۔ اور آئینہ کمالات اسلام میں تو صاف فرما دیا "وہ میرے نشانوں میں سے ایک نشان اور میری تائید کا علم ہوگا"

پھر قرآن مجید میں فرمایا ویزکیھم یعنی رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود لوگوں کا تزکیہ نفس کریں گے اور مصلح موعود کے متعلق مسیح موعودؑ کو بتایا گیا۔

"اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پھر آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کے متعلق فرمایا یعلمھم الکتاب والحکمۃ یعنی وہ ان کو کتاب اور حکمت کا سبق دیتے ہیں اور مصلح موعود کے متعلق فرمایا۔

"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔

(ایضاً)

گویا الہام الٰہی کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام فرائض منصبی میں آپ کا ممد و معاون ہوگا اسی لئے فرمایا "مظہر الاول و الآخر"۔ (ایضاً) کہ وہ پہلے کا بھی مظہر ہے اور بعد میں آنے والے کا بھی۔ اور "مظہر الحق" (ایضاً) بھی ہے یعنی تکمیل ہدایت (شانِ محمدی) کا مظہر اور مظہر العلاء (ایضاً) بھی ہے یعنی تکمیل اشاعت (شانِ احمدی) کا بھی مظہر ہے۔ اس کی فیض رسانی کی برکت سے جماعت مومنین تربیت بھی پائیگی اور پھر وہ ان کو بطور مربی دنیا میں پھیلا دیگا۔ اور اس طرح ہر طرف نور ہی نور پھیل جائیگا۔ اور یہ انتشار نور ہی اشاعت اسلام اور اعلاء کلمۃ الحق کی تکمیل ہے، کہ چار دانگ عالم میں محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرامن تعلیم اور محبت بھرے پیغام کا جھنڈا لہرائے گے۔ چونکہ مسیح موعود کو لیظہرہٗ علی الدین کلہ کے مشن کے لئے مبعوث ہونا تھا۔ اسی لئے جہاں بعثتِ ثانیہ محمدیہ کا سورہ جمعہ میں ذکر ہے وہیں فانتشروا فی الارض کا بھی حکم موجود ہے۔ جس کے نتیجہ میں وابتغوا من فضل اللہ کے انعام کا بھی وعدہ دیا گیا۔ اور جہاں مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" وہاں مصلح موعودؑ کے ذریعہ اس تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا انتظام فرمایا اور بتادیا کہ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" (ایضاً) کیونکہ انوار محمدی مسیح موعود کی ذات میں منعکس ہو کر مصلح موعود کے ذریعہ انتشار پذیر ہوں گے اور "قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اور وہ ضلالت اور گمراہی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"۔ (ایضاً)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ سلسلہ احمدیہ نے مصلح موعودؓ کے تبلیغی منصوبوں کے تحت اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ کے مراکز قائم کر دئیے ہیں اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھایا کہ آپ لندن میں کسی مقام پر تقریر فرما رہے ہیں اور آپ نے سفید پرندے پکڑے ہیں وہاں مصلح موعودؓ کو ولیم دی کنکرر WILLIAM THE CONQUERER کا الہام کر کے بتادیا کہ وہ فتح نصیب جرنیل جس کے ہاتھوں حضرت مسیح موعودؑ کی بشارتیں پوری ہوں گی۔ آپ کی ہی ذات ہے۔ اور آج اغیار بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ نہ صرف پاکستانی مبلغین بلکہ مسیح موعودؑ کے سفید پرندے یعنی یورپین فدائین اسلام بھی آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرنے میں پیش پیش ہیں۔ اور یہ کارنامہ اولوالعزم محمودؓ کے ہی ذریعہ رونما ہوا ہے مثال کے طور پر یورپین مصنف ہربرٹ کونس شالک کا مندرجہ ذیل حوالہ کافی ہے وہ اپنی کتاب BEIT BENEGENDA MACHT ISLAM میں رقمطراز ہیں

"امن پسند جماعت احمدیہ کرۂ ارض کے تقریباً تمام ممالک میں تبلیغی مہمات میں مصروف ہے .... ان احمدیہ مراکز کے قیام کا سہرا زیادہ تر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے سر ہے ہمارے ہاں اس کام میں متعدد یورپین باشندوں نے بھی ان کا ساتھ دیا ہے اور یہ یورپین ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور اپنے نئے مذہب سے خلوص کے باعث عربی نام بھی رکھ لئے ہیں۔ پس یہ تبلیغ غیروں کے ذریعہ نہیں بلکہ خود ان یورپینوں کی زبانوں سے ہی ہو رہی ہے۔ جو پہلے عیسائی تھے اور اپنے ذاتی علم کی بناء پر جو عیسائی مذہب کی خامیوں سے واقف ہیں۔ اور اپنے علم کو اپنے نئے مذہب کے فائدے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔"

یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا بشری پہلو ہے لیکن سنت اللہ ہے کہ ہمیشہ حق و صداقت سے روگردانی کرنے والوں کو ڈھیل ملنے کے بعد عذاب کا بھی مزا چکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت دی گئی میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ وہاں اس انذار کی بھی خبر دی گئی۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ خدا اس کو قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔" (تذکرہ)

جس طرح مسیح موعودؑ کی تبلیغ کا دنیا کے کناروں تک پہنچنا اس وجود کے ساتھ وابستہ تھا جس نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی تھی (یعنی مصلح موعود) اسی طرح ان زور آور حملوں کا وقت بھی مصلح موعودؓ کے زمانہ سے خاص طور پر متعلق کر دیا گیا۔ چنانچہ اسی ۲۰ فروری کے اشتہار میں وحی الٰہی یوں مرقوم ہے

"اے منکرو اور حق کے مخالفو اگر تم میرے اس بندے کی نسبت شک میں ہو اور اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت (یعنی موعود بیٹے کی پیدائش نافلہ) کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

اسی نسبت سے مصلح موعودؓ کو ایک الہام میں عالم کباب (تذکرہ) کہا گیا یعنی یہ تباہی ایسی ہو گی کہ دنیا کا متاثرہ علاقہ کباب کی طرح جل بھن جائے گا حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام میں اس سے متعلق ایک عجیب تلازمہ ملتا ہے:-

فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا بگھار

اتنے قلیل عرصہ میں دو عظیم جنگوں کی تباہی سے انسان کو دوچار ہونا پڑا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دنیا تیزی سے رنگ بدلی ہے اور جس تیزی سے دنیا میں تبدیلیاں واقع ہوئیں اسی تیزی کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تبلیغی مہم کو اور سرگرم کیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

"وہ جلد جلد بڑھے گا"
(اشتہار ۲۰ فروری)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی حضرت پیر سراج الحق نعمانی کی مندرجہ ذیل روایت بھی قابل غور ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بار ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں سخت تفرقہ ہو گا اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا باقی جو کٹنے کے لائق اور اس سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں وہ کٹ جائیں گے اور دنیا میں ایک حشر برپا ہو گا وہ اول الحشر ہو گا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت و خون ہو گا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آئیگی اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہو گا صاحبزادہ صاحب (پیر سراج الحق صاحب) اس وقت میرا لڑکا موعود ہو گا خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات سے ہمارے سلسلہ کو ترقی ہو گی سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے" تذکرہ

۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم اول شروع ہوئی اور اسی سال حضرت مصلح موعودؓ سریر آرائے خلافت ہوئے۔ اس جنگ کے نتیجہ میں عالمگیر تباہی کی کڑیاں تا حال مل جاتی ہیں۔ اس پیشگوئی کا معتد بہ حصہ حضرت مصلح موعودؓ کے عہد سعادت میں پورا ہوا اور حالات کے مطابق آپ نے بھی تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں اسلام کے روحانی اور تبلیغی محاذ کو مستحکم کیا اور اپنی مہم کو تیز سے تیز تر کرتے چلے گئے اور آپ نے کیا خوب فرمایا:-

ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ کی روح پر فتوح پر۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ
یعنی
مجموعہ اشتہارات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً کچھ عرصہ سے نایاب ہیں "ہم انہیں "مجموعہ اشتہارات" کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں۔ جس کی جلد اول و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہیں۔
ہدیہ فی جلد علاوہ محصول ڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں پچیس روپے باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ آرڈر درج کروالیں۔
فون نمبر ۴۸۱
ملنے کا پتہ:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ -/۲ روپے (منیجر)

"...... سو ہم لوگ جو آپ کے ہم سایہ اور ہم شہری ہیں لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ تر حقدار ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں قسمیہ بیان کرتے ہیں جو ہم طالب صادق ہیں ......
ہاں ایسے نشان ضرور چاہتے ہیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور کمال پاکی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے ......"
(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۵۵)

پھر اسی مذکورہ اشتہار میں یہ بھی درخواست کی کہ نشان دیکھنے کے بعد مسلمان ہو جانے کی شرط اڑا دی جائے۔ کیونکہ
"یہ بات سعادت ازلی پر موقوف ہے" (دیکھیں اشتہار مذکور ص ۵۲)

اس کے بعد اسی سلسلہ میں لالہ شرمپت رائے قادیان نے ایک اشتہار شائع کیا اور لکھا:
"دو آسمانی نشانوں اور پیشگوئیوں اور دیگر خوارق کے مشاہدہ کے بارے میں (جن کے دکھلانے کا حسب وعدہ اپنے پروردگار کے مرزا صاحب کو دعویٰ ہے) خط و کتابت بطور باہمی اقرار و عہد و پیمان کے ہو کر ہندو صاحبوں کی طرف سے بہ اقرار عہد و پیمان ہوا ہے کہ ابتدائے ستمبر ۱۸۸۵ء سے لغایت اخیر ستمبر ۱۸۸۶ء یعنی برابر ایک سال تک نشانوں کے دیکھنے کے لئے مرزا صاحب کے پاس آمد و رفت رکھیں گے
...... مرزا صاحب کی طرف سے یہ عہد ہوا ہے کہ وہ تاریخ مقررہ سے ایک سال تک ضرور کوئی نشان دکھلاویں گے۔ اس لئے فریقین مصلحت معلوم ہوا کہ وہ دونوں تحریریں جو بطور عہد و اقرار کے باہم ہندو صاحبان و مرزا صاحب کے ہوئی ہیں شائع کی جائیں۔ سو ہم بہ نیت اشاعت عام و اطلاع یابی ہر ایک طالب حق کے وہ دونوں تحریریں دونوں صاحبوں سے لیکر شائع کرتے ہیں"
(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۴۹)

(اس کے بعد انہوں نے طرفین کی تحریریں شائع کی ہیں)

(الف)

حضور علیہ السلام کا چلہ کشی کا ارادہ

پیشگوئی کا جو تاریخی پس منظر یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک عظیم الشان نشان طلب کرنے کی خاطر ۱۸۸۶ء میں چلہ کشی کرنے کا ارادہ کیا اور سوجانپور ضلع گورداسپور میں چلہ کشی کا فیصلہ کیا بعد ازیں حضور کو الہام ہوا کہ
"تمہاری عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی۔"
(سیرت المہدی حصہ اول روایت ۸۸ بحوالہ تذکرہ طبع ثانی ص ۵۵)

حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس سفر اور چلہ میں رفاقت کی درخواست کی ہوئی تھی۔

قادیان کے دس ہندوؤں کے ایک سال کے اندر نشان عظیم دکھلانے کے مطالبہ پر حضور علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء کے شروع میں اس چلہ کشی کے لئے ہوشیارپور کے سفر کا ارادہ کیا اور حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوری کو خط لکھ کر بلایا۔ پھر ان کو اور شیخ حامد علی صاحب اور فتح خان کو ساتھ لیکر ہوشیارپور کی طرف بہلی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ دریائے بیاس کے پتن پر ملاح نے حضور علیہ السلام کو اٹھا کر کشتی میں سوار کیا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے ملاح کو ایک روپیہ دیا۔

ہوشیارپور میں اس چلہ کشی کے لئے شیخ مہر علی صاحب نے اپنا طویلہ خالی کرا دیا اور حضور چوبارہ میں فروکش ہو گئے۔ حضور نے اپنے رفقاء میں مختلف کام بانٹ دئے اور ہدایت فرمائی کہ ۴۰ دن چلہ کشی کے دوران کوئی شخص حضور سے بات نہ کرے سوائے اسکے کہ حضور از خود کوئی امر دریافت فرمائیں یا بات کریں۔ شہر میں دستی اشتہار بانٹ دئے گئے کہ اس چلہ کشی کے دوران کسی سے ملاقات نہ ہوگی۔ ہاں ۴۰ دن کے بعد ملاقاتیں ہوں گی۔

جمعہ کے دن حضور شہر سے باہر جا کر ایک ویران مسجد میں اپنے رفقاء سمیت نماز جمعہ ادا فرماتے ایک دن حضور نے حضرت منشی عبد اللہ صاحب سنوری کو فرمایا کہ حضور کو الہام ہوا ہے کہ بُوْرِکَ مَنْ فِیْھَا وَمَنْ حَوْلَھَا کہ برکت دیا گیا وہ شخص جو عشق الٰہی کی اس آگ میں داخل ہے اور وہ بھی جو اسکے اردگرد ہیں حضور نے فرمایا کہ مَنْ فِیْھَا سے میں مراد ہوں اور مَنْ حَوْلَھَا سے تم لوگ مراد ہو۔

اس کے بعد حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیارپور سے پسر موعود کی پیشگوئی پر مشتمل اپنا اشتہار شائع فرمایا یہ ہیں اس عظیم الشان پیشگوئی کے چار پس منظر یہ پیشگوئی پوری ہو کر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کا ایک تازہ نشان بن چکی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو آنکھیں کھولیں اور الٰہی نشانوں سے فائدہ اٹھائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

چیمپئن اردو شارٹ ہینڈ ڈکشنری
اردو مختصر نویسی کی پہلی جامع اور مستند تالیفی کتاب
کوثر اللغات
(جدید)
پیش لفظ اشفاق احمد خاں (ڈائرکٹر) مرکزی اردو بورڈ لاہور وزارت تعلیم اسلام آباد حکومت پاکستان
ہدایات
شریف اللہ شیخ کوثر پی سی۔ ٹی لندن (انگلینڈ) سی۔ ٹی ایس۔ ڈی۔ ایف۔ ڈی۔ ایس
گولڈ میڈلسٹ و انعام یافتہ پیرس۔ فرانس)
لیکچرار اردو مختصر نویسی مرکزی اردو بورڈ لاہور ملنے کا پتہ مطبوعات مکتبہ کوثر
ایس بی۔ کالج ۳۱ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور فون نمبر ۶۳۳۸۲

چھائیاں
داغ۔ دھبے۔ کیل مہاسے فیلس کے کھانے اور لگانے سے غائب ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۹/۰
کمزوری * نوانی * ضعف
چاہے کسی وجہ سے ہو خواہ جگر بدن ذہنی ہو اعصاب اور دماغ بالکل کمزور ہو رہے ہوں تو فوری طور پر پیور الفلقا ٹانک ۳/ استعمال کیجئے
خونی * پیپ دار * پیلیے
مسوڑھے پائیوریا کیور کورس ایک ماہ ۱۰/ روپے دو ماہ ۲۰/ روپے سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔
کمزور * پیلے * سوکھے * مرجھاتے ہوئے بچے پیور بے بی ٹانک ۳/ سے ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ خرچ ڈاک ہر دوا ۵۰/۱
خوفناک اور مہلک۔ جانوروں کا ٹیکہ "چھپائے الجہاز" کے ایک پیکٹ سے فوری غائب ہر پیکٹ پر گارنٹی فی پیکٹ ۷۵/۰ درجن ۲۶/۰
دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ بذمہ ادارہ خدمت بحر یافتہ
شاد ہومیو پیتھک اسٹور زبیدہ ہسپتال بازار

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
قیمت چھ صد گولیاں ۳۰ روپے
ناصر دواخانہ فون نمبر ۶۳۴
گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

سرگودھا سے گوجرانوالہ
اور
گوجرانوالہ سے سرگودھا
آرام دہ سفر کیلئے
کراؤن بس سروس
پر اعتماد کے ساتھ سفر کیجئے

احباب ہمیشہ قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیا کریں۔ منیجر

تبلیغی و علمی
مجلہ
الفرقان
[illegible] آریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے [illegible]
مولانا ابو العطاء ربوہ۔ سالانہ چندہ ۸ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے
بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں

مینجر

کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور
فون ۶۶۵۲۳
پر
تشریف لائیں

ملک عبداللطیف ستکوہی کراچی ملک محمد حنیف
گھر کا فون نمبر ۲۵۱۶ گھر کا فون نمبر ۶۲۵۱۰

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم
کیلئے
اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ
جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات احسن طریق پر پوری کر رہا ہے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
چھ روپے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی
علاج کیا جاتا ہے
زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

زود جام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
ساٹھ گولی صرف دس روپے

حب مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
ایک ماہ خوراک پانچ روپے

تدبیر — اولین — شہرہ آفاق
حب اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے

اولاد نرینہ
مجرب دوا
فی کورس پندرہ روپے

حب ٹسان
سوکڑے کی مجرب دوا
فی شیشی تین روپے

ہمارا اصول
صداقت، تجربہ، اعتماد، دیانتداری، دوا سازی، عمدہ پیکنگ
غریبانہ قیمت + مخلصانہ مشورہ اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں

تریاق خاص
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
پانچ روپے

شہزین
خرابی جگر، کمزوری جسم اور
اٹھرا کی دوا۔ چھ روپے

معین الصحت
تلی، ہسٹیریا، خرابی جگر اور یرقان کا
علاج۔ سولہ دن کی خوراک پانچ روپے

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون۔ فی شیشی پانچ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی تکلیف دور کرنے اور
آسانی کرنے کی دوا
تین روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے
کے لئے بہترین منجن
ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز نور گنج گوجرانوالہ فون
مقابل المحت بالمقابل ایوان محمود ربوہ

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے نئے ماڈل کے
چولہے

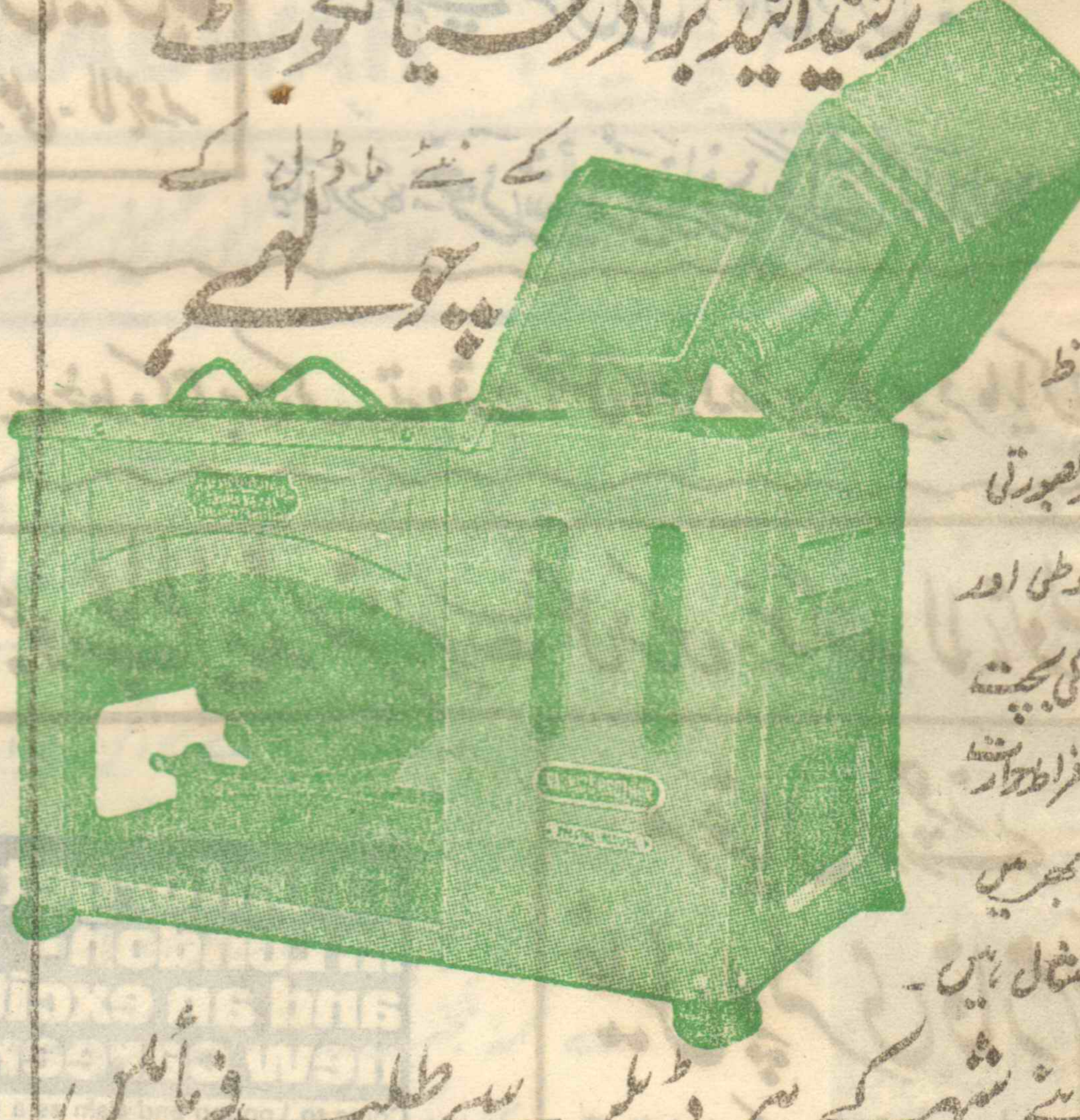

بلحاظ
اپنی خوبصورتی
مضبوطی اور
تیل کی بچت
اور افراط حرارت
دنیا بھر میں
بے مثال ہیں۔
اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیں

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۶۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

شفائے اپھارہ
کا ایک پیکٹ جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب کرتا ہے بدہضمی اور گیس کا علاج
فی پیکٹ ۵۰ پیسے درجن /۶ روپے بذریعہ ڈاک منگوانے پر خرچ ڈاک بذمہ خریدار
شاہد سائنٹیفک سٹور اینڈ ہسپتال ربوہ

GULBERG
MINI
V. W. SPECIALISTS
PHONE : 81442
54-B, GULBERG II
LAHORE
MOTORS

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور کاجل

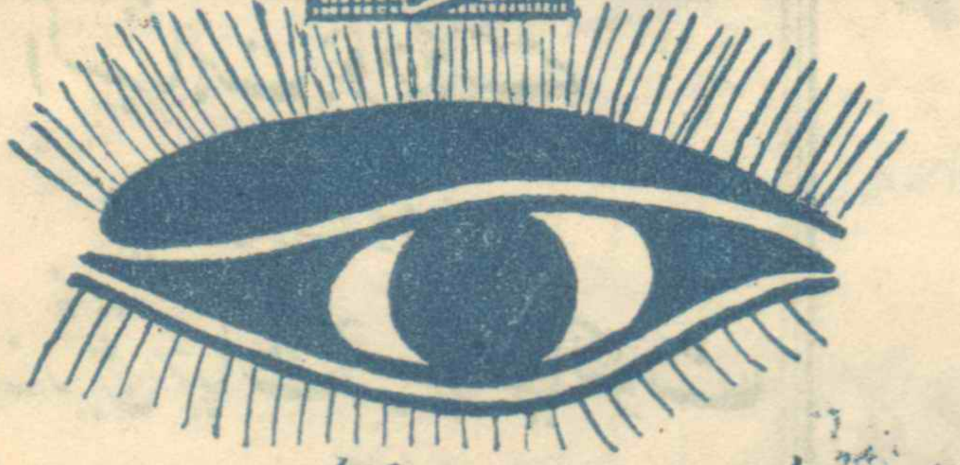

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے لاثانی تحفہ

ہمیشہ اپنے گھروں میں استعمال کریں !

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

ہر قسم کا چمڑا

کینوس کے ٹرنک

سوٹ کیس، ہولڈال، ہینڈ بیگ

سامان سیڈلری

سفر کی ضروریات کا سامان

جہیز میں دینے والے تحائف

خریدنے کے لئے

ہمارے شوروم میں تشریف لایئے

ایم الٰہی بخش حسین بخش

۱۳۱-۱ انار کلی ۔ لاہور

حضرت مصلح موعودؓ کا قائم کردہ

صحت کی ضامن شہرہ آفاق

ادویہ کا مرکز

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں منیجر

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس ۔ نیلہ گنبد لاہور

مرغیاں اور چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

میں چوزوں کے ریٹ مندرجہ ذیل ہیں :-

یک روزہ پٹھیاں پانچصد تک ۳۰۰.۰۰ روپے فی سینکڑہ

پانچصد سے ایک ہزار تک	۲۷۵	″ ″
ایک ہزار سے زائد	۲۰۰.۰۰	″ ″
مکس چوزے	۱۵۰.۰۰	″ ″
مرغ چوزے یک روزہ	۵۰.۰۰	″ ″

منیجر خلیل پولٹری فارم ۔ ربوہ

---

13 Unforgettable weeks in London– and an exciting new career for life

Come to London and train as a Computer Operator. Join the fastest growing industry in the world and help overcome the desperate world-wide shortage of trained computer personnel. Start a career which leaves others far behind in pay, prospects and security. Why London? Because only LCOTC offers you the unique and exclusive EDUPUTER course.

Why employers hail the amazing new EDUPUTER course.
Before EDUPUTER came along the only way to become a Computer Operator was to find a kind-hearted employer willing to let you train on his valuable computer and pay you for making expensive errors and wasting costly computer time. So he recruited staff from inside. EDUPUTER has stopped all that. You learn by actual 'hands on' experience on a simulated computer control panel. Taped lessons, easy exercises and an individual instructor take you to a high standard of proficiency *in less than half the usual time.* Employers welcome you with open arms.

All you need is the right aptitude, which most people already have. But without it, you are wasting your time and ours. So why not send today for our free Aptitude Test, completely without obligation.

At the same time, we will send you complete details of the amazing EDUPUTER course and **the arrangements we make for accommodating our students in London**

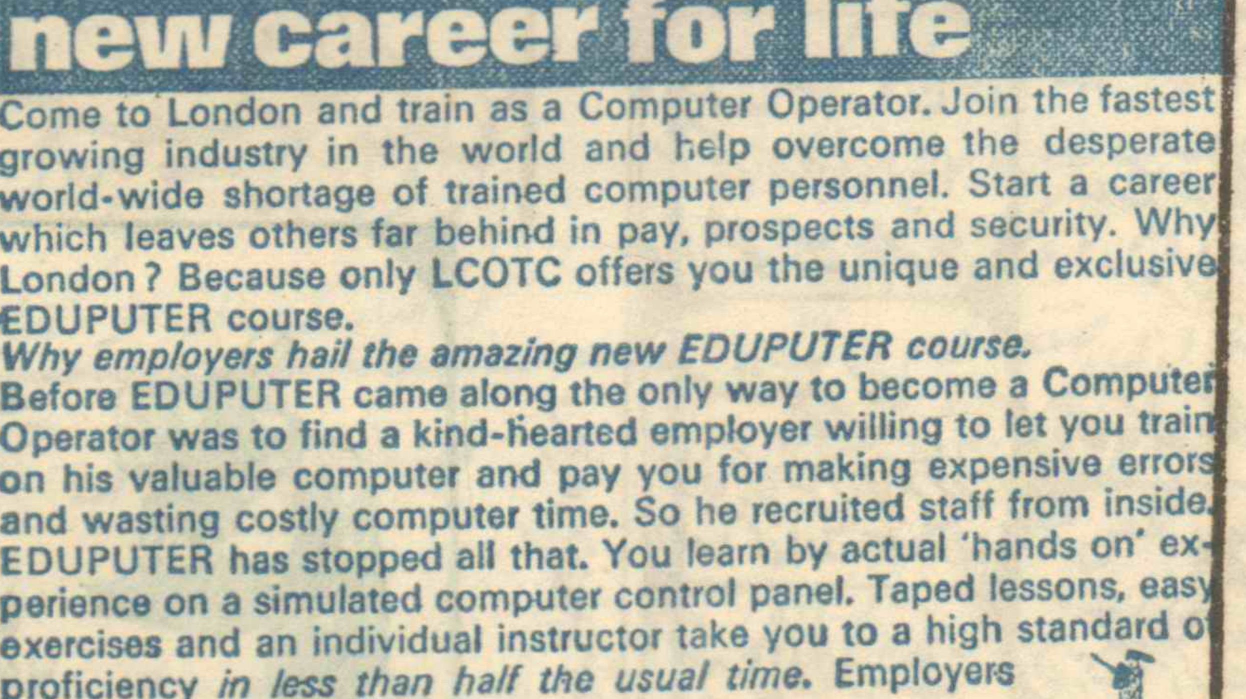

To: London Computer Operator Training Centre, M78, Oxford House, 9 Oxford Street, London W1, England.

Please send me without obligation full particulars of the Unique EDUPUTER Course in Computer Operating, together with free Aptitude Test.

NAME ______________________

ADDRESS ______________________

______________________ AGE ______

ھوالشافی

جانوروں کا مہلک اپھارہ

شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جانوروں کو جو خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے اکسیر اپھارہ کا ایک پیکٹ جانور کے مونہہ میں جھاڑنے سے بفضلہ تعالیٰ پندرہ منٹ میں یہ اپھارہ غائب ہو جاتا ہے چھری یا ٹروکار کی بجائے اکسیر اپھارہ کا استعمال زیادہ یقینی اور قطعی بے ضرر علاج ہے۔ غیر مفید ہونے کی صورت میں قیمت واپس کر دینے کی رعایت فی پیکٹ ۱/- درجن ۸/- تین درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

دانت نکلوایئے

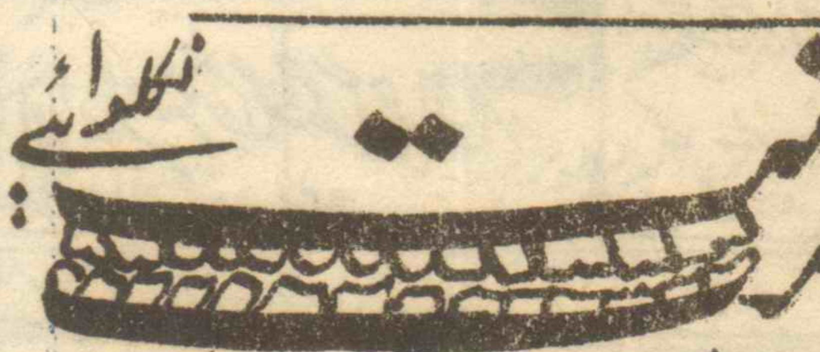

جناب راجہ بشیر علی صاحب سلطان پورہ روڈ احاطہ ملک بسنو لاہور

"میری بیوی ۸ سال سے پائیوریا اور کیریز (دانتوں کا گھن) کے خطرناک مرض میں مبتلا تھی ایٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز کھلائی گئی جس سے بہت آرام ہے ... ... ان ادویات کی موجودگی میں دانت کی بیماریوں کو لاعلاج کہنا بالکل غلط ہے"

قیمت فی کورس۔ دس روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۶

سہراب

SOHRAB P.C.I.C.S. LTD

پاکستان کا نمبر 1 سائیکل

سہراب